رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۵ عَسَىٰ أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ۱؍

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت پیشگی سالانہ ... ششماہی ...

ترسیل زر محض بنام مینیجر الفضل ہو

جماعتِ احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا ؁

نمبر ۱۱	مورخہ ۵ اگست ۱۹۲۷ء	یوم جمعہ	مطابق ۶ صفر ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حرم چہارم میں ولادت باسعادت

جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے آقا کے حضور ہدیۂ مبارکباد

تمام جماعت احمدیہ میں یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائیگی کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فلک بریں پر **ایک اور ستارہ** طلوع ہوا۔ یعنی حرم چہارم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ میں **یکم اگست** کی صبح مبارک کو **فرزند** ارجمند متولد ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؁ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے متعلق ایک مشہور دعا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں ؎

با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں

اس دعا کی قبولیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بہت بڑی علامت اور ہماری جماعت کے لئے بیحد مسرت اور شادمانی کا باعث ہے ؁ ہم اس مبارک تقریب پر تمام جماعت کی طرف سے اپنے آقا و مطاع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ حضور کے تمام خاندان۔ اور جناب سیٹھ ابوبکر یوسف جمال صاحب تاجر جدہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور تہ دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ مولود مسعود کو اپنے مقدس خاندان کی ...

محضر نامہ کے متعلق ضروری اعلان

بعض دوستوں کی طرف سے محضر نامے نامکمل آرہے ہیں یعنی بلحاظ آبادی کے تعداد دستخط کنندگان کم ہے۔ نمبر شمار نہیں دیا جاتا۔ اوراق کو باہم چسپاں نہیں کیا جاتا۔ اور یہ کام دفتر پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جس پہ کارکنانِ دفتر کا بہت سا وقت صرف ہوتا ہے۔ اس لئے اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دستخط کنندگان کی تعداد جس قدر زیادہ ہو سکے بڑھائی جائے۔ نمبر شمار دیئے جائیں۔ اور کاغذات کو حسب ہدایات باہم چسپاں کیا جائے۔

بعض دوستوں نے اوراق کے دونوں طرف دستخط یا انگوٹھے لگوائے ہیں۔ اور بعض دوستوں نے رجسٹر کی صورت میں بنا کر محضر نامہ بھیجا ہے۔ یہ دونوں طریق غلط ہیں۔ انگوٹھے صرف ایک طرف لگنے چاہئیں۔ اور پُشت بالکل خالی چھوڑی جائے۔ رجسٹر ہرگز نہ بنایا جائے۔ ورنہ دوستوں کی محنت ضائع اور کام میں تاخیر ہوگی۔

جن دوستوں نے ابھی تک محضر نامہ نہیں بھیجا۔ وہ جلد تیار کر کے ارسال فرمائیں۔ شہری جماعتوں کی طرف سے ابھی تک بہت غفلت ہوئی ہے۔ اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ میں انشاء اللہ الفضل کی آیندہ اشاعت میں دستخط کنندگان کی ضلعوار تعداد شائع کرونگا۔ اس سے دوست معلوم کر لیں گے کہ کتنا کام ابھی باقی ہے۔

سردست میں اعداد و شمار دینے کی بجائے اس قدر کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی بہت تھوڑا کام ہوا ہے۔

فتح محمد سیال ایم اے
سکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان دارالامان

تبلیغی سکرٹریوں کے پتوں کی ضرورت

بعض احمدی جماعتوں کی طرف سے گزشتہ ایام میں شکایات پہنچی ہیں کہ ان کو پوسٹرز وغیرہ نہیں پہنچے۔ اور یہ بات واقعہ میں درست ہے کہ اشتہارات بعض جگہ نہیں گئے۔ لیکن اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ دفتر دعوۃ و تبلیغ کو وہاں کے تبلیغی سکرٹری کا نام و پتہ معلوم نہیں۔ جن جماعتوں کو اس وقت تک لٹریچر بھجوایا جاتا رہا ہے۔ اُن کو بھی بالی سکرٹریوں کے نام پر بھجوایا گیا ہے الا شاذو نادر۔ اس دقت کو رفع کرنے کیلئے کہا گیا تھا۔ کہ ہر ایک جماعت اپنے تبلیغی سکرٹری کے مکمل پتہ اور نام سے فوراً اطلاع دے۔ لیکن سوائے معدودے چند جماعتوں کے کسی نے اس اعلان پر توجہ نہیں کی۔ اب میں پھر اعلان کرتا ہوں کہ ہر ایک جماعت اس امر پر فوراً توجہ کرے اور دو پیسہ کے کارڈ پر فوراً تبلیغی سکرٹری کے نام اور پتہ سے دفتر کو مطلع کرے۔ ورنہ اس قسم کی شکایات کا پیدا ہوتے رہنا بہت ممکن بلکہ لازمی ہے۔ میرا روئے سخن کسی خاص علاقہ کی جماعت کیطرف نہیں۔ بلکہ میں اس اعلان کے ذریعے پنجاب و ہندوستان کے ہر علاقہ اور ہر ضلع کی ہر جماعت کو اس ضروری امر کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ یوپی سنٹرل انڈیا۔ بنگال۔ برما۔ علاقہ مدراس مالا بار۔ حیدر آباد دکن۔ بمبئی۔ سندھ وغیرہ کی جماعتیں اطلاع دیتے وقت یہ بھی نوٹ کر لیں کہ ان کی جماعت ہندوستان کے کس صوبہ میں واقع ہے۔ بغیر اس اطلاع کے پتہ نامکمل ہوگا یہ بھی یاد رہے۔ کہ جہاں ابھی تک سکرٹری تبلیغ مقرر نہیں ہوئے ہیں۔ وہاں فوراً ایسے آدمی اس عہدہ پر مقرر کئے جائیں۔ جو دفتر کے ساتھ عمدہ طور پر خط و کتابت کر سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ترقی اسلام قادیان

اعلان برائے موصیان

ایسے موصی اصحاب کے متعلق جن کا چندہ وصیت و حصہ آمد تین ماہ تک متواتر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نہ ہو گا انجمن کار پرداز ان مصالح قبرستان نے ۲۶ جون ۱۹۲۷ء کو بذریعہ ریزولیوشن ۹۲ یہ فیصلہ کیا ہے کہ "جو موصی حصہ آمد لگاتار تین ماہ نہ ادا کرے۔ اس کے متعلق دفتر محاسب سے رپورٹ حاصل کرنے کے بعد دفتر مقبرہ بہشتی اس کو یہ نوٹس جاری کرے۔ کہ کیوں آپ کی وصیت کے منسوخ کرنیکے متعلق مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں رپورٹ نہ کی جائے۔ اور اگر اس نوٹس کا معقول میعاد تک جواب نہ آئے یا جواب تو آئے مگر تسلی بخش نہ ہو۔ تو منسوخی وصیت کا معاملہ مجلس کارپرداز میں پیش ہو کر اسکی رائے کے ساتھ مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں پیش کیا جائے" لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام موصی احباب کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی آمدنی کا حصہ موعودہ بموجب اپنے اقرار کے باقاعدہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان فرمایا کریں۔

ناظر مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا حسن ابدال سے محمد زمان صاحب اپنے بچے کی بیماری کی اطلاع بذریعہ تار دیکر درخواست دعا کرتے ہیں احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

احباب کرام توجہ فرمائیں

سن رائز کی توسیع اشاعت

احباب کو معلوم ہے کہ سن رائز انگریزی اخبار ہفتہ میں دو بار نکلتا ہے۔ اور اس میں اسلام کی خوبیاں بیان ہوتی ہیں۔ اور نوجوانوں کو خدمت و اشاعت و حفاظت اسلام کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ آجکل جس فضاء میں کام ہو رہا ہے اس کے لئے سن رائز نہایت معاون اور مفید ہے۔ اور یہ وقت ہے کہ احباب کرام اسکی توسیع اشاعت میں پُرجوش حصہ لیں اور ہر ایسے انگریزی دان کو بالخصوص (جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں) سن رائز کا خریدار بنائیں دو روپے سالانہ کے لئے ایک دوست کو تیار کر لینا بلکہ مجبور کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے خریدار کم از کم پانچ ہزار تو ہوں۔ حقیقت میں اس سے کم تعداد ہو تو اس کے اخراجات بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے احباب ایک دفعہ پھر پوری توجہ و عقلِ ہمت سے اُٹھیں اور مطلوبہ تعداد پوری کر دیں۔ خصوصاً اگست و ستمبر کے مہینے میں **ایک ہزار** خریدار مزید کر دیں۔ طالب علموں کے لئے اسکی قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ ہے۔

مہتمم طبع و اشاعت (سن رائز) قادیان

انگریزی ریویو کے وی پی

انگریزی ریویو کے اکثر خریداروں کے نام سالہا سال کا بقایا ہے مگر سر دست ۱۹۲۷ء کی وصولی کے لئے وی پی کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ لندن مشن کی تقویت کا خیال رکھتے ہوئے احباب کرام یہ وی پی ضرور وصول کر لیں گے۔

مہتمم طبع و اشاعت

لنڈن میں ہندوؤں کے دل آزار رویہ کے خلاف آواز

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کی مساعی جمیلہ

حضرت ناظر صاحب اعلیٰ جماعت احمدیہ نے حسب ذیل تار اخبارات میں بھیجا ہے "مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے، امام مسجد لنڈن حضرت امام جماعت احمدیہ کو بذریعہ بحری تار برقی اطلاع دیتے ہیں کہ پانچسو آدمیوں نے اسوقت تک اس مجوزہ درخواست پر دستخط کئے ہیں جو وزیر ہند کو پیش کی جائیگی۔ دستخط کنندگان میں سر ... [illegible] ... سر ... [illegible] ... شامل ہیں ... ڈیپوٹیشن پیش کریگا جس کے سکرٹری مولوی درد صاحب ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵

الفضل

قادیان دارالامان۔ مورخہ ۵ ر اگست ۱۹۲۷ء

ہندو سوسائٹی کی تباہی کے آثار

اس وقت جو ہندو قوم میں ایک خاص قسم کا جوش پھیلا ہوا ہے۔ اس کا نتیجہ آخر اس قوم کے لئے تباہی کا موجب ہوگا۔ اس وقت ہندو مذہب اور قوم کی حالت بالکل ایک ایسے پرانے اور بوسیدہ رتھ کی طرح ہے۔ جس کو نئے اور اناڑی گھوڑے جوت دیئے گئے ہوں۔ اور جس کا کوچوان اپنے حمق اور بے وقوفی کی وجہ سے بغیر راستہ دیکھے پورے زور سے دوڑا رہا ہو۔ اصل میں پرانے ہندوؤں کا جو مقولہ تھا کہ "ہندو مذہب کچا تاگا ہے"۔ بالکل صحیح تھا۔ اور ہندوؤں کی موجودہ روش محض جلد بازی اور اپنے مذہب سے ناواقفیت کی بنا پر ہے۔

میں نے اس سے پہلے چند ہفتے گزرے ہیں۔ الفضل میں لکھا تھا۔ کہ شدھی اور سنگٹھن کی تحریکات ہندو مذہب اور ہندو تمدن کے لئے خطرناک ثابت ہونگی۔ غالباً جب یہ آرٹیکل الفضل میں شائع ہو رہا تھا۔ اس وقت بھائی پرمانند کی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ جس کا اب عام اعلان کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ۲۲ر جولائی کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے۔

"ایک نئی ہندو تحریک"

مسخ قوم و مذہب

بھائی پرمانند جو ہندو قوم کے ایک مشہور کارکن ہیں۔ اور ان کا ہندو مہاسبھا سے بعض باتوں پر اختلاف ہو گیا ہے۔ اور اسی لئے ہندوؤں میں وہ ایک نئی تحریک پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ تمام انسان بھائی بھائی اور ایک دوسرے کے مساوی ہیں۔ خواہ ان کا مذہب اور قوم کچھ ہی ہو۔ سری نگر سے بھائی پرمانند اس مضمون پر مندرجہ ذیل تحریر بھیجتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہندو قوم میں یہ بات ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے والی ہے۔ اور اس سے آخر کار تمام مذہب اور ذات پات کے اختلافات اٹھا دیئے جائیں گے۔

میری رائے میں اس قسم کی موجودہ زمانہ میں بغاوت کی سخت ضرورت ہے۔ موجودہ ہندو تمدن سنگٹھن اور شدھی کے سامنے ایک پہاڑ کی طرح رکاوٹ ہو رہا ہے۔ ہندوؤں میں برادری اور مساوات کے خیال کو قائم کرنے کیلئے میں جو سوسائٹی بنانا چاہتا ہوں اس کا نام ہندو سبھا یا دت منڈل ہوگا۔ اور اس تعلق میں ہندو کے معنے بہت وسیع ہونگے۔ اور اس میں ہر وہ شخص شامل ہوگا۔ جو ہندوستان کو اپنا وطن سمجھ کر اس سے محبت کرتا ہے۔ اور اپنے بزرگوں کی یادگار کو ایک مقدس وراثت تصور کرتا ہے"۔

اس میں بھائی پرمانند صاف طور پر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہندو مذہب پر قائم رہ کر شدھی اور سنگٹھن جیسی تحریکات کامیابی سے نہیں چلائی جا سکتیں۔ اور یہ بات بالکل صحیح ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ نئی نئی سوسائٹیاں بنائی جائیں۔ یہی بہتر ہے کہ ہندو لوگ اسلامی سوسائٹی کے ممبر بن جائیں۔ یہ مشہور اور پرانی سوسائٹی ہے۔ اور چودہ سو سال میں زمانہ کا تجربہ کر چکی ہے۔ محض ایک تاریخی تعصب کی وجہ سے ایسی سوسائٹی سے الگ رہنا بلکہ اس سے تصادم کرنا عقلمندی کا کام نہیں۔

خاکسار

(شیخ محمد میاں۔ ایم۔ اے۔ قادیان)

جماعت احمدیہ آریہ سماج کی سب سے بڑھ کر خیر خواہ ہے

۲۵ر جولائی کے اخبار "تیج" دہلی میں جماعت احمدیہ کے متعلق ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس میں بعض باتیں ایسی ہیں۔ جو ہمارے نقطہ نگاہ سے درست نہیں ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ تعجب انگیز جس بات پر ہے۔ وہ اس مضمون کا ایک عنوان "احمدیہ جماعت کا کچا چٹھا" ہے۔ اس کے متعلق سوائے اس کے کہ یہ سمجھا جائے۔ یہ آریہ سماج کے اس بغض اور تعصب کا نچوڑ ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے ساتھ وہ رکھتی ہے۔ اور کوئی تعلق مضمون سے نظر نہیں آتا۔ البتہ دوسرا عنوان "ہندوؤں کے لئے سب سے بڑھ کر خطرہ ہندو دھرم کا سب سے خوفناک دشمن" ظاہر کرتا ہے۔ کہ آریوں کے ایک سرکردہ اخبار کو اس قسم کا مضمون لکھنے اور دیگر آریہ اخبارات کو اسے اپنے صفحات میں نمایاں طور پر شائع کرنے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی۔ لیکن ہمیں اس عنوان سے بھی سخت اختلاف ہے۔ آریہ صاحبان چونکہ خود دوسرے مذاہب کے متعلق دشمنی اور عداوت کے چلتے پھرتے بم ہیں۔ اس لئے وہ جماعت احمدیہ کو بھی اپنے لئے "سب سے بڑا خطرہ" اور "سب سے خوفناک دشمن" خیال کرنے میں معذور ہیں۔ لیکن ہم انہیں یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ احمدیہ جماعت کا ایک ایک فرد ان کے لئے سب سے بڑا خطرات سے بچنے کا ذریعہ اور سب سے زیادہ حقیقی دوست ہے۔ اگر کسی گم گشتہ راہ قافلہ کو سیدھا راستہ بتانا۔ اور اگر کسی سمندر میں ڈوبتی ہوئی بستی کو بچانا اس کے ساتھ دشمنی اور عداوت کرنا ہے۔ تو آریہ صاحبوں کو ضلالت اور گمراہی سے نکالنے والے احمدی ان کے سب سے خوفناک دشمن سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر اول الذکر باتیں درست نہیں۔ تو احمدیہ جماعت کو بھی "ہندوؤں کے لئے سب سے بڑا خطرہ" نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ اسے "ہندو دھرم کا سب سے خوفناک دشمن" کہنا درست ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کو کم از کم اتنی عقل تو ضرور پیدا کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے حقیقی دشمنوں اور سچے خیر خواہوں میں امتیاز کر سکے۔ جماعت احمدیہ کا مقصد اور مدعا سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ دنیا کے خالق اور مالک خدا نے اپنے بندوں کے لئے جو سچا اور پاک مذہب نازل کیا ہے۔ اور جس کے سوا باقی سب مذاہب اب بے ثمر ہو چکے ہیں۔ اس کی طرف آریوں کو بلایا جائے۔ اور جن بھول بھلیوں میں وہ پھنسے ہوئے ہیں۔ ان سے نکالا جائے۔ بلاشبہ

اس وقت آریوں کو ہماری یہ ہمدردی دشمنی اور یہ خیر خواہی عداوت نظر آ رہی ہے۔ اور وہ ہمیں سب سے خوفناک دشمن سمجھ رہے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیں ان کی طرف سے آزردہ خاطر نہیں کر رہی۔ بلکہ اور زیادہ ہمدردی اور خیر خواہی پر مائل کر رہی ہے۔

مسلمانوں کی دوکانیں بند کرانے کی کوششیں

اس وقت جبکہ مسلمان تجارت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور اپنی ضروریات کی اشیاء مسلمان دوکانداروں سے خریدنا ضروری سمجھ رہے ہیں۔ ہندو اس بات کے لئے ہر جائز و ناجائز کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمان دوکانداروں کو نقصان پہنچا کر ان کی دوکانیں بند کرا دیں۔ اور اس طرح پھر مسلمانوں کو اپنے آگے ناک رگڑنے اور سر منڈوانے کے لئے مجبور کریں۔

اس بارے میں ہندو کئی قسم کی کوششیں کر رہے ہیں اور کئی طرح کی چالیں چل رہے ہیں۔ مثلاً لاہور کے متعلق خبر ہے۔ کہ ۱۴ر جولائی کو سیتلا مندر میں ہندوؤں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرارداد پاس ہوئی۔ کہ جن جن چیزوں کی تجارت مسلمانوں نے شروع کی ہے۔ ان اشیاء کو مسلمانوں کے ہاتھ ارزاں قیمتوں پر فروخت کیا جائے۔ تاکہ مسلمان دوکاندار نقصان اٹھا کر دوکانیں بند کر دیں۔

ہندوؤں کے لئے یہ بات کوئی مشکل نہیں کہ مسلمان دوکانداروں کو جو بہت معمولی معمولی سرمایہ سے دوکانیں جاری کر رہے ہیں۔ ناکام بنانے کے لئے فروختنی اشیاء کو قیمت خرید سے بھی کم پر مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کرنا شروع کر دیں۔ کیونکہ ہندو اس قدر مالدار ہیں۔ کہ تھوڑا بہت خسارہ برداشت کر لینا اور وہ بھی مسلمانوں کی تباہی کے سامان مہیا کرنے کی خاطر۔ ان کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ جب مسلمانوں کی دوکانیں مسلمانوں ہی کے ان سے خرید و فروخت نہ کرنے کی وجہ سے بند ہو گئیں۔ تو پھر مسلمان ہندوؤں کی دوکانوں سے ہی اشیاء خریدنے پر مجبور ہونگے۔ اور اس وقت اگلی پچھلی ساری کسر نکال لی جائیگی۔

ہندوؤں کی ایک اور چال

ایک اور چال جو ہندو مسلمان دوکانداروں کو ناکام بنانے کے لئے چل رہے ہیں۔ اس کا علم ہمیں قادیان سے ہی حاصل ہوا۔ معلوم ہوا ایک ہندو دوکاندار کھانڈ عام بھاؤ سے بہت کم پر بیچنے کا باواز بلند اعلان کر رہا تھا۔ یہ سن کر کچھ مسلمانوں میں خواہ مخواہ اس قسم کی باتیں شروع ہو گئیں۔ کہ مسلمان دوکانداروں سے کیا خریدیں۔ جب کہ نرخوں میں اس قدر فرق ہو۔ مسلمان دوکاندار تو لوٹتے ہیں۔ انہیں تجارت کرنا ہی نہیں آتا۔ اس بات کا جب عام چرچہ ہوا۔ اور مسلمان دوکانداروں کو بھی اتنی سستی کھانڈ سے سخت حیرت ہوئی۔ تو یہ تجویز کی گئی۔ کہ کسی آدمی کو ایک روپیہ کی کھانڈ خریدنے کے لئے بھیجا جائے۔ جب دوکاندار کے پاس آدمی گیا۔ اور کھانڈ طلب کی۔ تو اس نے کہا۔ کھانڈ اس وقت تو میرے پاس نہیں ہے آنے والی ہے۔ مزید تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ فی الواقعہ ایک دانہ کھانڈ کا بھی اس کی دوکان میں نہیں۔ اور وہ صرف مسلمان دوکانداروں سے مسلمانوں کو بدظن کرنے اور ان کے خلاف شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے بہت کم نرخ کا اعلان کر رہا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا۔ کوئی مسلمان خریدنے کے لئے تو میرے پاس آئیگا نہیں۔ مگر جو بھی اس قدر سستی کھانڈ سنے گا۔ وہ مسلمان دوکانداروں سے ضرور بدظن ہو جائیگا۔

یہ اور اسی قسم کی بیسیوں چالیں ہیں۔ جو مسلمانوں کو تجارت میں ناکام رکھنے کے لئے ہندو اختیار کر رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو نہایت ہوشیاری اور عقلمندی سے ان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے مسلمان دوکانداروں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

ہندوستان کی اچھوت اقوام کا ذکر پارلیمنٹ میں

تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے اور ہر انسان کو اپنا بھائی سمجھنے والے مسلمانوں کو یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ ہندوستان کے وہ قدیم باشندے جو صدیوں سے ہندوؤں کے ظلم و ستم کا شکار ہو رہے اور جن کے ساتھ حیوانوں سے بھی بدتر سلوک ہوتا چلا آ رہا ہے۔ ان کے سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی حقوق کی طرف گورنمنٹ کو توجہ پیدا ہوئی ہے چنانچہ لنڈن کی ۲۵ر جولائی کی خبر ہے۔ کہ دارالعوام میں سر رابرٹ طامس نے دریافت کیا۔ کہ کیا ہندوستان میں اچھوت ذاتوں کی سیاسی و معاشرتی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جائیگی۔ لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ یہ مسئلہ بھی ان مسائل میں شامل ہوگا۔ جن پر اصلاحات ہند کے متعلق شاہی کمیشن غور کرے گا۔

چونکہ شاہی کمیشن عنقریب ہندوستان میں آنے والا ہے۔ اس لئے ہم ان اقوام کو جنہیں ہم تو اچھوت نہیں کہتے۔ مگر ہندوؤں نے ان کا یہ نام رکھا ہوا ہے۔ اپنے حقوق کا مطالبہ پر زور طریق سے کرنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو ہندوؤں سے بالکل الگ کر لینا چاہیئے۔ ورنہ ناممکن ہے۔ کہ ہندو ان کو کچھ حاصل ہونے دیں۔ جیسا کہ آج تک کا تجربہ شاہد ہے۔

قابل نفرت نمائش

آج کل آریہ اخبارات کے صفحوں کے صفحے جس طرح جماعت احمدیہ کے متعلق مضامین سے پر نظر آتے ہیں اس طرح کسی اور امر کے متعلق قطعاً ان میں ذکر نہیں پایا جاتا۔ یہ سب کچھ صرف اس خوف اور ڈر کا نتیجہ ہے۔ جو آریہ سماج کے دل میں احمدیت کی وجہ سے پیدا ہو چکا ہے۔ اور جس کے دور کرنے کے لئے جبکہ سب آریہ اخبارات نے کوؤں کی طرح ایکا کر کے کائیں کائیں کرنا شروع کر رکھا ہے۔ ہمیں اس کی تو پرواہ نہیں۔ البتہ اگر آریہ صاحبان ہمارے بزرگوں اور واجب الاکرام شخصیتوں کا ذکر شریفانہ طریق پر کریں۔ تو اس سے ان کے آریہ پن پر کوئی دھبہ نہیں لگ جائے گا۔ دیکھئے گذشتہ پرچہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں حضور نے ایڈیٹر صاحب ملاپ کا ذکر کیسے الفاظ میں کیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب موصوف کو اس مضمون کے متعلق اختلاف ہو تو ہو لیکن ان کے لئے یہ کہنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ کہ ان کا ذکر تہذیب کے ساتھ نہیں کیا گیا۔ پس جب ہماری سب سے واجب الاحترام ہستی آریوں کے ایک معمولی ایڈیٹر کا ذکر ایسے رنگ میں کرتی ہے۔ تو آریوں کو کیوں شرافت اور تہذیب سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ آریہ صاحبان حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا پورا نام لکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اور احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے اخلاق و عادات کی قابل نفرت نمائش کرنا فخر کا باعث سمجھتے ہیں۔

کرپان پارلیمنٹ میں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کو مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے مبلغ اسلام کا لنڈن سے بھیجی ہوئی ایک بحری پیغام موصول ہوا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ ان کی تحریک اور جدوجہد سے پارلیمنٹ میں کرپان اور ہندو [illegible] انگیز مضامین کے متعلق سوالات پیش کئے گئے ہیں۔ [illegible] کی جا رہی ہے کہ اس معاملہ کے متعلق انگلستان کے سر [illegible]

ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست میں مسلمانوں کی حالت

ریاست حیدرآباد دکن ایک اسلامی ریاست ہے لیکن آبادی کی کثرت اور دولت کی فراوانی کی وجہ سے ہندوؤں نے اس علاقہ کے مسلمانوں کو بھی اپنی شرارتوں کا تختہ مشق بنا رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کی تحقیر اور تذلیل میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے چنانچہ ہمارے ایک نامہ نگار نے موجودہ تازہ واقعات لکھے ہیں۔ ان سے اس بات کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے:۔

چند دن ہوئے۔ محلہ چارکمان میں ٹکسالیوں کی مسلسل دو دکانات ہیں۔ جہاں ایک مسلمان بڑھیا تھوڑی سی چاندی درست کرانے کے لئے لائی ٹکسالی نے کم وزن کیا۔ بڑھیا نے جب اس کی نسبت توجہ دلائی۔ تو ٹکسالی نے اس کو گالیاں دیں۔ بوڑھی اپنی چاندی لے کر دوکان سے باہر آگئی۔ اور سڑک پر جو پولیس کا جوان تھا۔ اس سے گزرا ہوا ماجرا کہہ سنایا۔ پولیس والے نے ٹکسالی کو کہا کہ گالیاں دینے کی ضرورت نہ تھی۔ ایسی بے جا حرکت نہ ہونی چاہیئے۔ اس پر ٹکسالی نے پولیس والے کو بھی گالیاں دیں۔ جس پر پولیس والے نے ٹکسالی کو مارا۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ سارے ٹکسالیوں نے ہڑتال کر دی فوراً دوکانیں بند ہو گئیں۔ کوتوال صاحب شہر کو معلوم ہوا تو وہ موقع پر پہنچے۔ اور ٹکسالیوں کی دوکانیں کھلوائیں۔ اور پولیس کے جوان کو معطل کر دیا ٹکسالی اور کوتوال دونوں ہندو اور پولیس کا جوان مسلمان ہے۔

ایک مسن عرب ۵۰ سالہ ریاستی سکہ گورنمنٹ برطانیہ کے سکہ سے تبدیل کرانے کے لئے بٹاون کی شرح پر ایک ٹکسالی سے گفتگو کر رہا تھا ٹکسالی کی شرح سے عرب کو اختلاف تھا اور اس کی اصلاح کی طرف متوجہ کر رہا تھا ٹکسالی نے عرب کو گالیاں دینی شروع کیں۔ کہ تم اس کو کیا جانو۔ تمہاری مائیں بہنیں اور جورودئیں ہمارے سامنے گھنگرو پاؤں میں باندھ کر ناچا کرتی ہیں۔ اور یہ کہ سارے مسلمان بے ایمان ہیں۔ وغیرہ اس قسم کی اشتعال انگیز گالیوں پر عرب نے جمبیہ (ہتھیار) کھینچکر وار کیا۔ جس سے ٹکسالی قتل ہو گیا۔ جو لوگ بیچ بچاؤ کرنے کے لئے آئے تھے۔ ان میں بھی دو کو زخم آئے۔ قاتل گرفتار اور زیر حراست ہے ٹکسالیوں نے کامل ہڑتال کر دی ہے اگرچہ یہ واقعہ دوران [illegible] میں ہوا ہے۔ مگر ہندوؤں کے لیے مسلمانوں کے خلاف جوش پھیلانے کا ایک زبردست موقعہ ہاتھ آیا ہے۔

ان واقعات کی وجہ سے شہر کا امن سخت خطرہ میں ہے۔ ہندوؤں کی یہ کیفیت ہے۔ کہ ذرہ ذرہ سی بات پر چڑھتے اور گالیوں پر اتر آتے ہیں۔ تعداد میں ۸۵ فیصدی مال و دولت میں معراج پر پہنچے ہوئے۔ جسمانی طاقت و قوت میں ورزش کر کے طاق۔ ہتھیاروں اور بندوقوں وغیرہ سے مسلح تنظیم اعلیٰ۔ اس کے مقابل مسلمانوں کی حالت ہر حیثیت سے بالعکس ہے اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں پر رحم فرمائے“

یہ ایک اسلامی ریاست کی حالت ہے۔ کہ بیچارے مسلمان ہر طرح ہندوؤں کے پاؤں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ جہاں برادران وطن کی حکومت ہو۔ وہاں مسلمانوں کی جو حالت ہوگی۔ ظاہر ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ہر جگہ کے مسلمان بیدار ہوں۔ اور اپنے قیام اور استحکام کے لیے پوری پوری کوشش کریں۔

طرفداری کرنیوالے مجسٹریٹ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت، ریویو آف ریویوز بابت جون جولائی ۱۹۲۶ء میں ایک سالسٹر (مختار جائداد) کا مضمون سیٹرڈے ریویو سے نقل کر کے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ہندوستان کے نقطہ خیال سے یہ امر قابل غور اور دلچسپ باحث ہے۔ کہ جہاں ہندوستان میں ایک جائز نکتہ چینی کسی عدالت کی توہین سمجھی جاتی ہے۔ ولایت کے اخبارات سخت سے سخت الزام مجسٹریٹوں پر لگا کر بھی مورد عتاب قانون نہیں ہوتے۔ سالسٹر مذکور نے جو کچھ سیٹرڈے ریویو میں لکھا ہے اس کا اقتباس حسب ذیل ہے۔

اس سے بڑھکر سلطنت کے لئے اور کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ کہ نظام عدل پر اہل ملک کا اعتماد نہ رہے۔ اور کوئی راست رو آدمی اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اس قسم کی بداعتمادی موجود ہے۔ سب سے زیادہ خرابی کی بات یہ ہے۔ کہ اس شبہ کی بنا مضبوط ہے۔ تقریباً سب کے سب مجسٹریٹ ایک ہی قوم کے آدمی ہیں۔ پولیس کی آب و ہوا میں پل کر اکثر مجسٹریٹ غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ سارے ملک میں مجسٹریٹ ہی آباد ہیں۔ اس فرض کی بنا پر وہ ایسے ایسے مضامین پر خیال آرائی کرتے ہیں۔ مثلاً "The [illegible]" (نالہ و شیون) اور "سٹر اکین" ایسے ایسے مضامین سے مزدوروں کی جماعتوں میں سخت غم و غصہ کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں پھر یہ جذبات اور بھی زیادہ تلخی آمیز ہو جاتے ہیں۔ جب یہ وجہ کہ یہ بے زبان ہوتے ہیں۔ پچھلا کوئلے کی سٹرائک میں مجسٹریٹوں کا عام دستور تھا۔ کہ جن کانکنوں کے مقدمات ان کی عدالت میں دائر ہوتے۔ انہیں وہ کام پر واپس جانے کے لئے کہتے رہیں۔ میں نے خود بہت سے مقدمات کی پیروی کی ہے۔ جو سٹرائک کا نتیجہ تھے۔ اور مجھے لیبر مجسٹریٹ کی بنچوں اور دوسرے بنچوں کے میلان طبع کا تفاوت دیکھ کر سخت صدمہ ہوتا تھا۔

جن معاملات کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ سب کو خوب معلوم ہیں۔ اگرچہ ان کی کافی طور سے قدر نہیں کی گئی ؛

جزیرہ فجی میں آریوں کی شورش

فتنہ و فساد۔ شورش اور بدامنی آریہ سماج کی گھٹی میں اس طرح پڑی ہوئی ہے۔ کہ یہ لوگ جہاں بھی جائیں گے۔ امن و آسائش میں زندگی بسر کرنیوالے لوگوں کو ایک دوسرے کے جانی دشمن بنا دیں گے۔ اور فساد برپا کر کے ملک کے امن کو بدامنی سے بدل دیں گے۔ چنانچہ فجی کے متعلق اخبار ”پرکاش“ نے جو حالات شائع کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ وہاں آریوں نے عیسائیوں کے خلاف سخت ناپسندیدہ روش اختیار کر رکھی ہے۔ اور عیسائیوں اور مسلمانوں نے مل کر گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے۔ کہ آریہ اپدیشکوں کی امن سوز سرگرمیوں کا انسداد کیا جائے۔ پرکاش کا بیان ہے۔ کہ گورنمنٹ جزیرہ فجی نے عیسائیوں اور مسلمانوں کی متحدہ درخواست کو نامنظور کر دیا۔ اور آریہ لیکچراروں کو کھلے بندوں حرکات ناپاک کرنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو ہم گورنمنٹ فجی کے اس فیصلہ کو قطعاً قابل تعریف نہیں کہہ سکتے۔ آریوں کو اپنی دل آزار تقریروں اور تحریروں سے لوگوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانے کے لئے آزاد چھوڑ دینے کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکل سکتا۔ فجی کی گورنمنٹ اگر ہندوستان کی موجودہ حالت سے واقف ہوتی۔ جو محض آریوں کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تو وہ کبھی اس قسم کا فیصلہ نہ کرتی۔

ویدک مشنری کیا کریں

اخبار پرکاش جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

”آریو! امریکہ ہی نہیں۔ احمدیوں کی مٹھی بھر جماعت کے مبلغ دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچکر بڑی ہمت اور حوصلہ سے اپنے مشن کا پرچار کر رہے ہیں۔ کیا آریہ سماج سویا ہی رہیگا۔ یا بھارت کی چار دیواری تک ہی اپنے پریتنوں کو محدود رکھے گا۔ اگر عالمگیر ویدک دھرم کو ٹھیک معنوں میں عالمگیر بنانا چاہتے ہو۔ تو ویدک مشنریو! اٹھو اور بدھ کے بھکشوؤں کی طرح مشرق مغرب اور شمال جنوب میں پھیل جاؤ۔ ان بھولے بھٹکے لوگوں تک جن پر عیسائیت اور اسلام کی جھوٹی اخوت اور مساوات کا جادو چلایا جا رہا ہے پرماتما کے سچے دھرم کا سندیش پہنچاؤ“۔

اگر مذہب کی تبلیغ و اشاعت انسانی ساز و سامان پر منحصر ہوتی۔ تو ج

جماعت احمدیہ کی اہمیت آریہ سماج کی نظر میں

ذیل میں "تیج" کا وہ مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جس کا ذکر کسی دوسری جگہ کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اسلام کے مخالف جماعت احمدیہ کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کے خلاف سرتوڑ کوشش کرنے کے لئے کس قدر جوش پھیلا رہے ہیں۔ اس قسم کے مضامین ہمارے لئے مزید سرگرمی کا باعث ہونے چاہئیں۔ اور ہمیں ہر رنگ میں آگے ہی آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

"میں کافی غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ شدھی کی تحریک کے سلسلہ میں جہاں تک ہمارا تعلق مسلمانوں سے ہے ہماری بہت سی کوششیں رائگاں جا رہی ہیں۔ ہمیں اپنی طاقتوں کا مصرف تقریباً بالکل معلوم نہیں۔ شدھی کی مخالفت اور تبلیغی سرگرمیوں کے مقابلہ میں ہماری طرف سے جو جد وجہد ہو رہی ہے۔ وہ بہت بڑی حد تک غلط طریقے پر ہو رہی ہے۔ چند معمولی اشخاص اور جماعتوں کی طرف تو ہم اس قدر متوجہ ہوئے۔ اور قوم کو ان سے اس قدر خائف کیا۔ جس کی کچھ حد نہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہماری تمام توجہ انہیں کے لئے وقف ہو کے رہ گئی۔ ٹھوس اور خاموش کام کرنے والی جماعتوں سے ہم اب تک بے خبر ہیں۔ ہماری غفلتوں نے ان کو ایک زریں مہلت دی ہے۔ اور وہ اس مہلت سے اچھی طرح فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اس غفلت اور غلط روی کی وجوہات خواہ کچھ ہوں۔ لیکن ہم اپنے آپ کو اس الزام سے کسی صورت میں بھی بری نہیں ثابت کر سکتے۔ ہم نے تبلیغی طوفان کی طاقت کا اندازہ اس کی سطح سے کر لیا۔ اور گہرائیوں میں پہنچنے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی اس لئے ہم اس کی اصلی طاقت اور حالت سے تقریباً بالکل ناواقف ہیں۔ مگر اب ہمیں زیادہ عرصہ تک اس غلطی میں مبتلا نہ رہنا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد تبلیغی نظام اور جد وجہد کا ذرا گہری نظر سے مطالعہ کر کے اپنا رُخ بدلنا چاہیئے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہماری تمام جد وجہد رائیگاں ہی نہیں جائیگی۔ بلکہ مخالف ہماری غفلت سے اچھی طرح فائدہ اٹھائیں گے۔ اور یہ امر ہماری مزید تباہی و بربادی کا موجب ہوگا۔

احمدیہ تحریک آتش فشاں پہاڑ ہے

میں نے اسلام کے اندر رہ کر اور اسلام کے ترک کرنے کے بعد مسلمانوں کے تبلیغی نظام کا خوب اچھی طرح مطالعہ کیا ہے۔ میرے خیال میں تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس، موثر۔ اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہم سب سے زیادہ اس کی طرف سے غافل ہیں۔ اور آج تک ہم نے اس خوفناک جماعت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اگر کی ہے۔ تو فی الحال ہم اسے سمجھ نہیں سکے۔

اگر ہم نے اس کی طرف کبھی دیکھا بھی تو ہماری نگاہیں اس کے بیرونی خط و خال کو دیکھ کر پلٹ آئیں۔ اور اس کے اندرونی حالات ابھی تک ہمارے لئے ایک بھید اور سربستہ مخفی ہیں۔ بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے۔ جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو کسی وقت موقع پا کر ہمیں بالکل جھلس دیگی۔

آریہ سماج اور جماعت احمدیہ کے تعلقات

آریہ سماج اور احمدیہ تحریک کے جو تعلقات رہے۔ ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی طرف سے بالکل غافل نہ ہوتے۔ خاصکر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت تو ایک ایسا سبق تھا۔ جسکو ہمیں بالکل نہ بھولنا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس ہم نے ہمیشہ غفلت برتی اور آجتک غافل ہیں۔ بظاہر خواہ معلوم نہ ہو لیکن درحقیقت ہندوستان اور دوسرے ممالک میں شدھی کی تحریک کے لئے سب سے بڑی روک احمدیہ جماعت ہے۔ اور اس روک کو دور کئے بغیر ہمارے لئے پوری پوری کامیابی حاصل کرنا بالکل محال ہے۔ آج شاید میری اس بات کو تسلیم کرنے میں کسی کو تامل ہوگا۔ لیکن زمانہ خود بتا دیگا۔ کہ میرا کہنا کس قدر صداقت پر مبنی ہے۔

جماعت احمدیہ کی ابتدائی حالت

آج سے تیس چالیس سال پیچھے ہٹ جایئے۔ جبکہ یہ جماعت اپنی ابتدائی حالت میں تھی۔ اور دیکھیئے اس زمانہ میں ہندو اور مسلمان دونوں اس جماعت کو کس قدر حقیر اور بے حقیقت سمجھتے تھے۔ ہندو تو ایک طرف رہے۔ خود مسلمانوں نے ہمیشہ اس کا مذاق اڑایا اور اس پر لعنت و ملامت کے تیر برسائے۔ اس جماعت نے اپنی ابتدائی حالت میں جن جن کاموں کے کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا آج ان میں سے اکثر انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ اس زمانہ میں جب احمدیوں نے ان کاموں کی ابتدا کی تھی۔ ان کو پاگل سمجھا جاتا تھا۔ اور انکی حماقت پر ہنسی اڑائی جاتی تھی۔ مگر واقعات یہ کہہ رہے ہیں کہ ان پر ہنسی اڑانے والے خود بے عقل اور احمق تھے۔

اس بارے میں عیسائی مشنریوں نے نہایت عقلمندی سے کام لیا۔ انہوں نے اس وقت سے جب احمدیہ جماعت نے جنم ہی لیا تھا۔ اسکی طرف توجہ نہ کی۔ اور ہمیشہ نہایت گہری نظر سے اس کا مطالعہ کرتے رہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں بسنے والے مسلمان اور ہندوؤں سے زیادہ امریکہ اور یورپ کے پادری احمدیہ تحریک سے زیادہ واقف ہیں۔ ان کے پاس اس جماعت کے متعلق درجنوں کتابیں موجود ہیں۔ انکی ہوشیاری اور باخبری کا یہ عالم ہے۔ کہ احمدیوں نے ابھی یورپ و امریکہ میں قدم ہی رکھا ہے۔ کہ تمام پادری ان کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ دوسری طرف ہم ہیں۔ کہ نصف صدی سے یہ جماعت اپنا خوفناک کام ہمارے مقدس ملک میں کر رہی ہے۔ مگر ہمارا متوجہ ہونا اور انسدادی تدابیر اختیار کرنا تو ایک طرف رہا۔ ہم اس سے اچھی طرح واقف بھی نہیں ہیں۔

جماعت احمدیہ کے حالات

اس خیال سے کہ ہندو احمدیہ جماعت اور اس کے کام سے آگاہ ہو جائیں۔ مختصر طور پر اس کے متعلق کچھ لکھتا ہوں۔ میرے کئی رشتہ دار اور دوست احمدی ہیں۔ اور میں نے ایک کافی عرصہ تک احمدی لٹریچر اور احمدیوں کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہے۔ اس لئے جو کچھ لکھوں گا۔ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ تحقیق شدہ حالات ہیں۔

اس جماعت کی دو شاخیں ہیں۔ ایک قادیانی اور دوسری لاہوری۔ قادیانی پارٹی کا صدر مقام قصبہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب اور امام مرزا محمود احمد ہے۔ لاہوری پارٹی کا ہیڈ کوارٹر لاہور اور امام مولوی محمد علی لاہوری ایم۔ اے ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دونوں پارٹیوں کی تبلیغی جد وجہد اور موجودہ حالات لکھنے سے پیشتر ان کے گذشتہ حالات بیان کر دئے جائیں۔

بانی جماعت احمدیہ

اس جماعت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا جو پنجاب کے ایک مشہور مغل خاندان کا فرد تھا۔ اس کے بزرگ ضلع گورداسپور کے مشہور رئیس اور موضع قادیان کے مالک تھے۔ مرزا قادیانی عربی۔ فارسی۔ اور اردو کا خاصا عالم اور مشہور مصنف تھا۔ اس نے ان تینوں زبانوں میں تقریباً اسّی مذہبی کتابیں لکھی ہیں۔ کبھی کبھی شعر بھی کہتا تھا۔ اس کو شروع ہی سے مذہبی کتابوں کے مطالعہ اور علمی مشغولیت کا شوق تھا۔ انیسویں صدی کے ربع آخر میں جس وقت اس کی عمر پینتیس چالیس سال کے قریب تھی۔ اس نے ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھی۔ اور اپنے مجدد ہونے کا دعوٰی کیا۔ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق ہر ایک صدی کے شروع میں خدا کی طرف سے ایک ریفارمر آتا ہے۔ جو ان خامیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ جو زمانے کے اثر سے مسلمانوں میں پیدا ہو چکی ہوں۔ اسلامی شریعت کی اصطلاح میں اسے مجدد کہتے ہیں۔ براہین احمدیہ مسلمانوں میں بہت مقبول ہوئی۔ اور بہت سے مسلمان مرزا غلام احمد کے پیرو بن گئے۔ عام طور پر اسے اچھی نگاہوں سے دیکھا جانے لگا۔ لیکن یہ حالت زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی۔ جس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ مرزا نے مہدی، مسیح۔ اور کرشن اور اس کے بعد نبی ہونے کا دعوٰی کر دیا۔ اور کہنے لگا کہ خدا مجھ سے باتیں کرتا ہے۔ اور محمد صاحب اور دوسرے نبیوں کی طرح مجھ پر وحی آتی ہے۔ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق محمد صاحب کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے تمام عالم اسلامی کے علماء نے ...

کی سخت مخالفت کی۔ اور اس پر کفر کے فتوے دیئے۔

مسلمانوں کے علاوہ عیسائی اور آریہ سماجیوں سے بھی مرزا کے مقابلے ہوتے رہے۔ عیسائیوں سے زیادہ تر اُس کا مد مقابل پادری عبد اللہ آتھم مشہور عیسائی مبلغ و مصنّف ہوتا تھا۔ آریہ سماجیوں میں سے پنڈت لیکھرام جی نے اس کی خوب خبر لی۔ اور اس کو اچھی طرح سے لاجواب کر دیا۔ اس شکست کا انتقام مرزا نے پنڈت جی کی شہادت کی صورت میں لیا۔ پنڈت جی اور مرزا کے مد مقابلوں کی مفصل کیفیت جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ اُنہیں کلیات آریہ مسافر۔ براہین احمدیہ اور تصدیق براہین احمدیہ کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

مرزا کئی سال تک اپنا کام کرتا رہا۔ آخر غالباً ۱۹۰۸ء میں اس کی موت ہوئی۔ مرزا کے انتقال کے وقت اس کے ماننے والوں کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ تھی۔ اور اس کے مریدوں میں ہندوستان کے علاوہ افریقہ۔ عرب۔ شام۔ افغانستان وغیرہ کے باشندے بھی شامل تھے۔

مرزا کی کامیابی کی وجوہات کیا تھیں۔ اور اس کی تعلیمات اور دعویٰ کی حقیقت کیا ہے۔ یہ ایک علیحدہ اور بحث طلب موضوع ہے۔ جس پر آیندہ کبھی مفصل طور پر لکھا جائیگا۔

بانیٔ سلسلہ کا پہلا جانشین

مرزا کے مرنے کے بعد اس کا مشہور مُرید حکیم مولوی نورالدین بھیروی اس کا جانشین ہوا۔ نورالدین ایک نہایت قابل اور بیدار مغز شخص تھا۔ اس کی کوششوں سے مرزا کے مشن کو خوب ترقی ہوئی۔ ۱۹۱۴ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ نورالدین کے مرنے پر احمدیہ جماعت میں کچھ اختلاف ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دو پارٹیاں ہو گئیں۔ اس اختلاف کی بہت سی وجوہات تھیں۔ جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔ اس لئے میں اسے نظر انداز کرتا ہوں۔ ان دونوں پارٹیوں کے عقائد میں بہت فرق ہے۔ لیکن طریق کار تقریباً ایک ہی ہے۔ قادیانی پارٹی کی تعداد کم از کم پانچ لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ لاہوری پارٹی کی تعداد بہت کم ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ صرف چند ہزار آدمی اس میں داخل ہیں۔ اب میں ان پارٹیوں کا علیحدہ علیحدہ مفصل طور پر ذکر کروں گا۔

جماعت احمدیہ قادیان

پہلے میں قادیانی پارٹی کو لیتا ہوں۔ کیونکہ تعداد اور کام دونوں کے لحاظ سے یہ دوسری پارٹی سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ یہ لوگ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ اور ان کے عقائد کے مطابق آیندہ کے لئے بھی نبی آسکتا ہے۔ ان کی تعداد جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ کم از کم چار پانچ لاکھ ہے۔ جس میں دنیا کے تمام قابل ذکر ممالک کے باشندے شامل ہیں۔ ان کے تبلیغی نظام کی وسعت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ گذشتہ سال ان کے سالانہ جلسہ کے موقع پر چالیس سے زیادہ زبانوں میں تقریر کرنے والے موجود تھے۔ اس جماعت کی چند خصوصیات جو ان کو ہندوستان کی تمام مذہبی جماعتوں سے مُمیّز کرتی ہیں۔ مفصلہ ذیل ہیں۔

تنظیم

جس قدر یہ جماعت منتظم ہے یقینی طور پر ہندوستان کی اور کوئی قابل ذکر مذہبی جماعت منتظم نہ ہوگی۔ ان کا ہیڈ کوارٹر قادیان ہے۔ وُہیں ان کی سب سے بڑی انجمن ہے جس کی کم و بیش تین سو شاخیں ہندوستان کے مختلف مقامات میں موجود ہیں۔ ہر ایک انجمن مرکزی انجمن کو ہر قسم کی امداد اور اطلاعات بھیجتی رہتی ہے۔ اور اپنے امیر کے حکم کو بلا کسی قسم کے عذر کے تسلیم کرتی ہے۔

ان کا اطلاعات کا محکمہ بھی نہایت مکمل ہے۔ عیسائیوں اور آریوں کی نقل و حرکت پر ان کا بچہ بچہ نظر رکھتا ہے۔ اور مرکزی انجمن کو اطلاع دیتا رہتا ہے جس قدر اس جماعت میں نئے آدمی داخل ہوتے ہیں۔ یا نکلتے ہیں۔ ان کے نام و ولدیت مقامی اور مرکزی انجمنوں کے پاس محفوظ رہتے ہیں۔

امیر کی اطاعت

سب سے بڑی قابل تعریف بات یہ ہے۔ کہ اس جماعت کے تمام آدمی ذاتی مذہبی اور سیاسی غرضیکہ ہر قسم کے معاملات میں پورے سولہ آنے اپنے امام کی اطاعت کرتے ہیں۔ چند سال ہوئے ان کے امام نے حکم دیا۔ کہ کھانے پینے کی چیزیں ہندوؤں سے نہ خریدی جائیں۔ جس روز سے یہ حکم دیا ہے۔ اسی روز سے ہر ایک احمدی بچہ۔ بوڑھا۔ جوان مرد۔ عورت اس حکم کی نہایت سختی سے پابندی کرتا ہے۔ گذشتہ سال کونسلوں کے انتخاب کے موقع پر ہندوستان بھر میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا۔ تقریباً ہر ایک مذہب اور فرقہ کے آدمی اپنے آپ کو اس طوفان کے سامنے ثابت قدم نہ رکھ سکے مگر احمدیہ جماعت نے اپنے زرّیں اصول یعنی امیر کی اطاعت کو نہ چھوڑا۔ میں نے ہوشیارپور میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ ایک بوڑھا احمدی جو کئی سال سے گٹھیا کا مریض تھا۔ اپنے لڑکے کی پیٹھ پر سوار ہو کر اپنے ایک دوست کے مخالف کے حق میں رائے دینے پولنگ اسٹیشن پر آیا۔ میں نے اس سے کہا۔ کہ آپ نے ایسی حالت میں اتنی دور آنے کی کیوں تکلیف گوارا کی۔ اس نے نہایت سادگی سے جواب دیا۔ "حضرت صاحب کا حکم آگیا تھا۔ اس لئے میں مجبور ہوں"۔

آپس میں ہمدردی

احمدیوں میں آپس میں بہت اچھے اور قابل تعریف تعلقات ہیں۔ ہر ایک احمدی دوسرے سے بالکل سگے بھائیوں اور عزیزوں کا سا برتاؤ کرتا ہے۔ اور آڑے وقت میں کام آتا ہے۔ ہر ایک احمدی کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ اس کے فرقہ کے تمام آدمی ترقی کریں جماعت کی طرف سے بھی احمدیوں کو مدد دینے کے لئے کئی محکمے قائم ہیں۔

پرچار کا سچّا جذبہ

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ احمدیوں کا ہر ایک فرد۔ بچہ۔ بوڑھا۔ جوان۔ مرد عورت مبلغ ہے۔ اور وہ پرچار کو اپنی زندگی کا اوّلین اور محبوب ترین فرض سمجھتے ہیں۔ اور میں بلا مبالغہ کہتا ہوں۔ کہ احمدیوں کے بچّوں اور عورتوں میں اپنے مذہب کے پرچار کا جو جوش پایا جاتا ہے اس سے ہمارے بڑے بڑے پرچارک بھی محروم ہیں۔ احمدی طلباء کالجوں میں اپنے ہم جماعتوں اور اُستادوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ احمدی استاد طلباء پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ ڈاکٹر مریضوں کو اپنے مذہب کے اصول بتلاتے ہیں۔ غرضیکہ کوئی احمدی کسی وقت بھی اس فرض سے غافل نہیں رہتا۔ میں صاف صاف اپنے ہندو بھائیوں کو بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں بھی کوئی احمدی مرد یا عورت موجود ہو وہاں اپنے بچوں اور سادہ لوح بھائی بہنوں کو ان کے تبلیغی اثر سے محفوظ سمجھنا ایک غلطی ہے۔ جس طرح ایک ساحل پر کھڑے ہوئے شخص کے لئے سمندر کی تہ کا حال معلوم کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح عام ہندوؤں کے لئے احمدیوں کے تبلیغی جوش اور جدوجہد کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

یہ تو انفرادی طور پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کا حال ہے لیکن مجموعی طور پر احمدیوں کی طرف سے جو کوششیں ہوتی ہیں۔ وہ بھی ہمارے لئے کم خطرناک اور عبرت انگیز نہیں ہیں۔ اس جماعت کے بانی کے قول کے مطابق اس جماعت کے وجود کا سب سے بڑا مقصد ہی تبلیغ ہے۔ یہ جماعت اپنے جنم کے دن سے اب تک نہایت کارگزاری اور سرگرمی کو شش کر رہی ہے۔ اسی مقصد سے انہوں نے قادیان میں ایک زبردست تبلیغی کالج قائم کر رکھا ہے۔ جہاں مختلف ممالک کے باشندوں کو مختلف علوم اور زبانوں کی تعلیم دیکر تبلیغ اور مناظرے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کالج سے آج تک سینکڑوں مبلغ اور مناظر فارغ التحصیل ہو کر نکل چکے ہیں۔

بہت سے تبلیغی وفد دورہ کرتے رہتے ہیں۔ جن کو مقامی انجمنیں اپنے ہاں مدعو کر کے مناظرے اور تقریریں کراتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے تبلیغی لٹریچر کی نشر و اشاعت کا انتظام نہایت اعلےٰ اور باقاعدہ ہے۔ اسی غرض سے کئی کمپنیاں قائم ہیں۔ اور وہ اچھے سے اچھا لٹریچر نہایت سستے داموں پر مہیا کرتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے اخبارات

ویسے تو اخبارات ہر ایک

انجمن اور سبھا کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ لیکن احمدیوں کے اخبار میں بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں۔ اخبارات کے مضامین اور خبریں نہایت اچھی اور فائدہ مند ہوتی ہیں۔ اور ان کو اس سلیقہ سے مرتب کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ناظرین کے لئے نہایت مفید اور دلچسپ ہو جاتے ہیں۔ اس جماعت کی طرف سے مفصلہ ذیل قابل ذکر اخبارات شائع ہوتے ہیں:

(۱) اخبار نور۔ ایک سکھ نو مسلم کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ آریوں اور سکھوں میں تبلیغ کرنا اس کا مقصد ہے۔

(۲) الفضل۔ سہ روزہ اخبار ہے۔ اس میں ہر قسم کے مذہبی اور تبلیغی مضامین اور خبریں ہوتی ہیں۔ اور نہایت قابلیت سے مرتب کیا جاتا ہے۔

(۳) الفاروق۔ غالباً ہفتہ وار اخبار ہے۔ ویدک دھرم پر اکثر نکتہ چینی کرتا رہتا ہے۔ اس کے مضامین نہایت سخت اور دلگداز ہوتے ہیں۔ تاہم نہایت ہوشیاری اور شعور سے ایڈٹ کیا جاتا ہے۔ اور اس قابل ہے کہ ہمارے اخبارات اس سے کچھ سیکھیں۔

(۴) سن رائز۔ پندرہ روزہ انگریزی اخبار ہے۔ انگریزی دان نوجوانوں میں تبلیغ کرنا اس کا مقصد ہے اور نہایت خوبی سے اپنا کام کر رہا ہے۔

(۵) مصباح۔ عورتوں کا پندرہ روزہ اخبار ہے۔ اس میں زیادہ عورتوں کے ہی مضامین ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ اخبار اس قابل ہے کہ ہر ایک آریہ سماجی اس کو دیکھے۔ اس کے مطالعہ سے انہیں احمدی عورتوں کے متعلق جو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ پردے کے اندر بند رہتی ہیں۔ اس لئے کچھ کام نہیں کرتیں۔ فی الفور دور ہو جائے گی۔ اور انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ عورتیں باوجود اسلام کے ظالمانہ[1] حکم کے طفیل پردہ کی قید میں رہنے کے کس قدر کام کر رہی ہیں۔ اور ان میں مذہبی احساس اور تبلیغی جوش کس قدر ہے۔ ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں۔ لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں۔ اور جو وہ کام کر رہی ہیں۔ اس کے آگے ہمارے استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ احمدی عورتیں ہندوستان افریقہ، عرب، مصر، یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں۔ ان کا مذہبی احساس اس قدر قابل تعریف ہے۔ کہ ہمکو شرم آنی چاہیئے۔

[1] اسلام کے اس "ظالمانہ حکم" کے مقابلہ میں آریہ سماج نے ہندو عورتوں پر نیوگ کی اجازت دیکر جو مہربانی کی ہے اسکے لئے وہ بہت ہی احسان مند اور شکر گذار ہوں گی۔

چند سال ہوئے۔ ان کے امیر نے ایک مسجد کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی۔ اور یہ قید لگا دی۔ کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندے سے ہی پوری کی جائے چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار روپیہ جمع کر دیا۔

روپیہ کا سوال

کسی انجمن یا تحریک کو چلانے کے لئے اخلاص، جوش صادق اور صحیح طریق کار کے بعد سب سے اہم سوال روپے کا ہوتا ہے۔ اس سوال کو بھی ان لوگوں نے نہایت خوبی سے حل کیا ہے۔ ان کی آمدنی کے مفصلہ ذیل ذرائع ہیں۔

(۱) ہر ایک احمدی کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اپنی آمدنی میں سے کم سے کم ایک آنہ فی روپیہ جماعت کو دے۔ اور یہ لوگ اس حکم کی نہایت سختی سے پابندی کرتے ہیں۔

(۲) اسلام کے قوانین کے مطابق ہر ایک شخص کو جس کے پاس تقریباً ۵۲ تولے چاندی یا $7\frac{1}{2}$ تولے سونا یا مویشیوں اور مال تجارت کی ایک خاص مقدار ہو۔ اس کو بعض شرائط کی پابندی کے ساتھ اس کا $2\frac{1}{2}$ فی صدی بطور مذہبی ٹیکس کے ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کو شریعت اسلام کی اصطلاح میں زکوٰۃ کہتے ہیں۔ ہر ایک احمدی مرد و عورت اپنے حصہ کی زکوٰۃ اپنی مرکزی انجمن کو دیتا ہے۔ اس طرح سے خاصی آمدنی ہو جاتی ہے۔

(۳) قادیان میں مرزا غلام احمد نے "بہشتی مقبرہ" کے نام سے ایک خاص قبرستان بنایا تھا۔ اس کے متعلق احمدی لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جو اس میں دفن کیا جاتا ہے۔ وہ سیدھا بہشت میں جاتا ہے۔ اور جو اس میں مرنے کے بعد دفن ہونا چاہتا ہو۔ اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ اپنی جائداد کا کم از کم دسواں حصہ جماعت کو دے۔ اس طریقے سے احمدیہ جماعت کو ہر سال ایک کافی رقم حاصل ہو جاتی ہے۔

ان طریقوں کے علاوہ وقتاً فوقتاً امیر چندہ کی اپیلیں کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ چند ماہ ہوئے۔ امیر نے ۲۵ لاکھ کی اپیل کی ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے آج تک کوئی اپیل رائگاں نہیں گئی۔

تبلیغ

آج کل احمدیوں کی نظر ہندوؤں میں سے زیادہ تر اچھوتوں، بیوہ عورتوں اور انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانوں پر ہے۔ اور زیادہ تر وہ انہیں میں کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی یہ کوشش بھی ہے۔ کہ آریوں اور سناتنیوں کو آپس میں لڑوا کر اس خانہ جنگی سے خود فائدہ اُٹھائیں۔

بیرونی ممالک میں اثر

میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اسی سے احمدیہ جماعت کی سرگرمیوں کا ایک حد تک اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک اہم بات باقی ہے جس کا سمجھنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ احمدی جماعت کا اثر ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہے۔ یورپ، امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا، عرب، ایشیا کے تمام حصے غرضیکہ دنیا کا کوئی قابل ذکر ملک نہیں ہے۔ جہاں احمدیہ جماعت کی شاخ یا کم از کم کوئی احمدی کام نہ کر رہا ہو۔ یورپ کے تمام ممالک انگلستان فرانس، جرمنی وغیرہ میں ان کے باقاعدہ مشن موجود ہیں۔ امریکہ میں بھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ افریقہ اور عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں، مصر، ایران کے زرخیز متمدن ممالک ترکستان شام، افغانستان کی خوشنما وادیوں میں غرضیکہ ہر جگہ ان کی کوششیں برابر جاری ہیں۔ اور دن بدن ترقی کر رہی ہیں اگر آج ہم نے ہندوستان میں احمدیوں کا مقابلہ نہ کیا۔ اور ان کی طرف سے غافل رہے تو کل کو ہمارے لئے ممالک اسلامیہ یورپ اور امریکہ میں شدھی کا کام کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ آج ہم بغداد یا یورپ و امریکہ کے چند شہروں میں سماج قائم کر کے پھولے نہیں سماتے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی ہم کو مطلق خبر نہیں ہے۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں پھر ایک بار کہتا ہوں۔ کہ ہمیں ذرا عقلمندی سے کام لے کر اپنے طریق کار کو بدلنا چاہیئے۔ ہماری قیمتی طاقتیں بالکل رائگاں جا رہی ہیں۔ ہم اپنے حریفوں سے بھی بالکل ناواقف ہیں۔ اب آیندہ کے لئے ہمیں اس تاریکی میں نہ رہنا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد احمدیہ جماعت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اگر ہم چند سال اور اس خوفناک جماعت کی طرف سے غافل رہے۔ تو اس کے نتائج نہایت افسوسناک اور نقصان دہ ہونگے۔

مسلمانوں کا اتحاد

آج تک احمدی جو کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ ان کی ذاتی کوششیں ہی تھیں۔ دوسرے مسلمانوں نے کبھی بھی ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ ان کی مخالفت کی۔ اور ان کے کاموں کو تباہ و برباد کرنے کی جد و جہد کرتے رہے لیکن اب یہ حالت نہیں ہے۔ آج کل سوائے پرانے خیال کے مولویوں کے باقی تمام مسلمان ان کے مددگار اور ان کے کام کے مداح ہیں۔ یہ تبدیلی ایسی ہے جس میں ہمارے لئے بہت سے خطرے پوشیدہ ہیں۔ جن سے آپ کو محفوظ رکھنے کا بندوبست نہ کرنا خودکشی کے برابر ہے[2]

[2] اپنے اوپر قیاس نہ کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و دیگر صوبجات کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان ہند کے قومی و ملی اتحاد کے خوش کن مناظر

مسلمانان بھاگلپور کا عظیم الشان جلسہ

۲۲ جولائی بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسلمانان بھاگلپور کا ایک عظیم الشان جلسہ جو ہر فرقہ کے مسلمانوں پر مشتمل تھا۔ اور جس میں شہر اور بیرون شہر کے ہر طبقہ کے مسلمان شامل تھے۔ جامع مسجد خلیفہ باغ میں بصدارت جناب شاہ سید فتح عالم صاحب سجادہ نشین درگاہ شاہ دم معقد ہوا جلسہ کیا تھا مسلمانوں کے جوش اور محبت اسلام کی جیتی جاگتی تصویر تھی۔ اور مسلمانوں کے نقطہ محبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر جمع ہونے کی اور مسلمانوں کی زندگی اور احساس کی ایک بین دلیل تھی عصر کے وقت سے شیخ اسد اللہ صاحب اور حاجی شرافت صاحب و دیگر پرجوش جوانان بازار شجاع گنج اہتمام میں مصروف تھے۔ بعد مغرب مسلمانوں کی آمد شروع ہوئی۔ اور قریب آٹھ بجے مسجد اور اس کا صحن بھر گیا۔ اور لوگ باہر اور گرد کھڑے رہے۔ چند ہندو اور آریہ صاحبان بھی تشریف لائے۔ جن کو بہت ہی خوشی سے مسجد میں بٹھایا گیا۔ سامعین اور حاضرین کا اندازہ ڈھائی ہزار کیا جاتا ہے۔ جو بھاگلپور کے اسلامی جلسہ کی ایک عدیم النظیر مثال ہے جلسہ قران مجید کی تلاوت اور نعتیہ و قومی دل ہلا دینے والے اشعار کے بعد شروع ہوا۔

شہر کے رئیس مولوی جمال الدین خان صاحب کی تحریک اور مسٹر ابوالحسن صاحب بیرسٹر کی تائید سے بمنظوری تمام حاضرین جلسہ جناب شاہ سید فتح عالم صاحب سجادہ نشین صدر جلسہ قرار پائے۔ آپ نے خطبہ صدارت میں جو آپ کے صاحبزادے جناب مولوی فخر عالم صاحب نے نہایت ہی پرجوش لہجہ میں پڑھا۔ حالات حاضرہ پر زمانہ کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے قرآن و حدیث کے روشن دلائل سے مسلمانوں کی عمدہ رہنمائی فرمائی۔ اور صاف لفظوں میں آپنے نصیحت فرمائی۔ کہ جب تک مسلمان آپس میں متفق ہو کر اور دین اسلام کی سچی پیروی کرتے ہوئے تبلیغ کے عملی میدان میں نہ اتر آئیں گے۔ ملک کے شوریدہ سر لوگوں کی دریدہ دہنی دور نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد مولانا عبد الماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور نے ان ریزولیوشنوں کی جو ہز ایکسلینسی گورنر پنجاب کے حضور میں بھیجے گئے۔ تحریک پیش کرتے ہوئے تقریر شروع کی۔ تقریر کیا تھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ایک لہر تھی۔ جو بجلی کی طرح سامعین کے دلوں میں دوڑ گئی۔ آپ نے جس وقت دین کی موجودہ حالت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اصحاب اور صحابیات کی محبت کو حدیثوں سے دکھلایا۔ اور جنگ احد کے واقعہ کو پیش کیا۔ تو بے اختیار مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں۔ اور مسلمانوں کا دل محبت رسول سے لبریز ہو گیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں آریوں سے پہلے ہندوؤں کا مسلمانوں سے میل و محبت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت ہندو مصنفین کی کتابوں سے دکھلائی اور پھر آریوں کی اس قدر گندہ دہنی اور مسلمانوں کے دلوں کو زخمی اور مجروح کرنے کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس امر پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ شردھانند جی کے قتل پر تمام مسلمانوں نے یکزبان قاتل پر نفرین کی۔ مگر صد افسوس کہ کتاب راجپال اور ورتمان اور دیگر کتابوں کے مصنفوں اور ایڈیٹروں پر کسی ہندو نے نفرین کا اظہار نہیں کیا۔ آپنے مسلمانوں کو جوش کو قابو میں رکھتے ہوئے قانون وقت کی پابندی کے ساتھ اسلامی پابندی اختیار کرنا قرآن مجید اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اسوہ بنانا اور تبلیغ اسلام میں اپنی جان و مال اور اپنی تمام خداداد طاقتوں سے لگ جانا دشمنان اسلام کے مقابلہ میں سارے فرقہ اسلامی کا ایک ہو جانا اور مسلمانوں کو اپنی اقتصادی اور تمدنی حالت کو درست کرنا ایسے احسن عنوان سے پیش کیا۔ کہ مسلمان آمنا صدقنا پکار اٹھے۔ اسی کے ضمن میں اپنے سجدوں میں جمعہ فنڈ قائم کرنا اور اس سے اسلامی ضروریات پر خرچ کرنا ایسے مؤثر انداز سے فرمایا۔ کہ تمام مسلمانوں نے بدل و جان قبول کیا۔ اور نہایت پرزور طریقہ سے آپکے ریزولیوشنوں کی تحریک کی۔

مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے پروفیسر ٹی ان جوبلی کالج بھاگلپور نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک مضمون جو نہایت ہی دردِ دل اور غمخواری سے حالات موجودہ کے متعلق تمام مسلمان بھائیوں کیلئے آپنے لکھا ہے۔ پڑھکر سنایا۔ اور چند اشعار نعت پاک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت درد انگیز اور محبت انگیز لہجہ میں سنا کر مسلمانوں کے دلوں کو ہلا دیا۔

مولوی جمال الدین خان صاحب بی۔ اے اور مولوی محمد عظیم صاحب بی۔ اے وکیل نے بھی نہایت پرجوش اور پاکیزہ الفاظ میں ریزولیوشن کی تائید فرمائی۔

مسٹر سید ابوالحسن صاحب بیرسٹر نے ریزولیوشنوں کی تائید کرتے ہوئے نہایت مؤثر طریقہ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کے اخلاق اور صبر و تحمل اور دشمن پر رحم اور مہربانی کی تعلیم بتاتے ہوئے مسلمانوں کو موجودہ مشکلات کے حل کی ترکیب بتائی۔ اور بغیر فتنہ و فساد کے امن کے طریقہ سے کام کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے ریزولیوشنوں کی پرزور تائید کی۔

جناب مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری جو مونگھیر سے اسی غرض کے لئے بلائے گئے تھے۔ انکی تقریر بھی تائید میں ہوئی۔ آپنے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیتوں کی تلاوت کے بعد مسلمانوں کو محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا سبق دیتے ہوئے مسلمانوں کی اقتصادی اور تمدنی حالت کو سخت مضبوط کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور حالات حاضرہ پر ایسے ایسے نکتہ بیان کئے۔ کہ بے اختیار سامعین مرحبا و جزاک اللہ پکار اٹھے۔

الغرض گیارہ بجے کے قریب بالاتفاق تمام ریزولیوشنوں کے پاس ہونے کے بعد حاادرِ گورنمنٹ کے شکریہ پر جلسہ برخواست ہوا۔ خادم مسیح اللہ

کوٹ قیصرانی میں جلسہ

۲۲ جولائی موضع کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان جیسے دور افتادہ گاؤں کے مختلف فرقہائے اسلامیہ کا مشترکہ جلسہ جماعت احمدیہ کی تحریک سے کوٹ قیصرانی میں منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز بڑے جوش سے پاس کئے گئے۔ الحمد للہ کہ مسلمان اب بیدار ہو رہے ہیں۔

محمد خان۔ مولوی فاضل۔

سراگنج ضلع مین پوری کا جلسہ

۲۲ جولائی بروز جمعہ مابین ظہر و عصر حسب تحریک الفضل جلسہ بصدارت سید عابد حسین صاحب بی۔ اے منعقد ہوا۔ معززین و معتبرین جلسہ نے بالاتفاق حضرت امام جماعت احمدیہ کے ریزولیوشنز پاس کئے۔

زیرہ میں جلسہ

۲۲ کو ۵ بجے شام سے ۸ بجے شام تک مسلمان زیرہ کا جلسہ مولوی فضل الہی صاحب کی زیر صدارت مسجد قطب شاہ والی میں منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد کافی تھی۔ باہر سے بھی بہت احباب مدعو تھے۔ چند تقریروں کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق...

CUT PIECES

پُورے تھان سے اعلیٰ اور سستے ہوتے ہیں

ولایت سے گرم کپڑا کٹ پیس

ہماری معرفت آپ کو منگوانے سے کیا فائدہ ہوگا؟

مال اصل قیمت خرید پر حسب منشاء - اور کمیشن صرف ۱/۲ ہندوستانی ولایت سے ہمارا اپنا آدمی پیس چھانٹ کر بھجواتا ہے - ہندوستانی مذاق کو صرف ہندوستانی ہی پہچان سکتا ہے - اس لئے ہمارا منگوایا ہوا کپڑا ہمیشہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتا ہے ہماری معرفت بہتوں نے کٹ پیسز منگوا کر فائدہ اٹھایا ہے - آپ بھی مستفید ہوں -

آرڈر آج ہی دیدیں - تاکہ وقت نہ گذر جائے -

یاد رکھیں - کہ لوگ ہمیشہ شروع موسم سرما میں ہی کپڑے بنوا لیتے ہیں -

گلوب ٹریڈنگ ایجنسی قادیان - ضلع گورداسپور پنجاب

سب جج صاحب بہادر کا پُرزور فیصلہ

آپکا عرق اپنی دو لڑکیوں کو استعمال کرا چکا ہوں میری بیوی کے بھائی نے بھی استعمال کیا شفاء تینوں چاروں کو اللہ کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا - اور پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی - واقعی آپ کا عرق طحال تاپ تلی پیچ طحال کے واسطے اکسیر ہے - اگر تمام پیٹ میں تلی پھیلی ہوئی ہو تو صرف دو تین شیشیوں کے پینے سے آرام ہو جاتا ہے - تلی بہت جلد سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے - تاپ تلی کے مریض اگر تمام دوائیاں چھوڑ کر آپ کا عرق طحال استعمال کریں - تو اللہ کے فضل سے انکو بالکل آرام ہو جائے گا - فقط آپکا خیر خواہ:-

(شیخ محمد حسین سب جج چونیاں - ضلع لاہور)

قیمت فی شیشی عہ (خرچ وی پی ۵) تین شیشی للعہ (خرچ وی پی ۸) چھ شیشی چھ روپے - خرچ وی پی سمیت

ملنے کا پتہ

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال وزیر آباد پنجاب

حب اٹھرا کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے - یا مردہ پیدا ہوتے ہیں - ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں - اس مرض کے لئے مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے - یہ گولیاں آپکی مجرب و مقبول و مشہور ہیں - یہ ان گھروں کا چراغ ہیں - جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں - وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں - ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچے ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے - قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے آخیر رضاعت تک تقریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں - جو ایک دفعہ منگوا لے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائے گا:- پتہ

عبدالرحمن کاغانی دوا خانہ رحمانی قادیان پنجاب

اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

سرمہ کے تمام اشتہار دینے والوں کو چیلنج کوئی اشتہار دینے والا اسکے مقابلہ میں اس قسم کی سند پیش کرے

تریاق چشم رجسٹرڈ

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم ولایت کے سند یافتہ ڈاکٹر کیپٹن ایس - اے - فاروقی (سرکاری اعلیٰ افسر) ایم - ڈی - ای - ایس کا سارٹیفکیٹ (ترجمہ)

"میں تصدیق کرتا ہوں - کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات پنجاب کے تیار کردہ تریاق چشم کو میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا - اور اسے آنکھوں کے زخم پانی بہنا - اور گرد ولے کے لئے بہت مفید اور مؤثر پایا - اس کے اجزاء امراض چشم کے علاج کے لئے بہت مشہور ہیں - اور ان اجزاء کی مقدار ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے - موجد کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے - دستخط:-

(ایس - ایم - فاروقی کیپٹن - ایم - ڈی - آئی - ایس - او - پتھنیک سپلشٹ

(خاص ماہر امراض چشم)

نوٹ:- قیمت "تریاق چشم رجسٹرڈ" پانچ روپے فی تولہ اور محصولڈاک علاوہ موازی ۸ بذمہ خریدار؛

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گڑھی شاہ ولہ صاحب گجرات پنجاب

اعلیٰ شہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی شہدی و پشاوری لنگیاں ہر قسم کی فروخت کرتے ہیں فی گز دو روپے ۸ آنہ ہوگا - اسکے علاوہ شہدی کنارہ برعورتوں کے سوٹ کیلئے فی گز عہ ہوگا - اور شہدی رومال فروخت کئے جاتے ہیں - کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے - مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا - اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے - تو صرف محصولڈاک کاٹکر قیمت واپس کر دی جائیگی - یا اسکی دوسری پیر بھیجی جائیگی احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں - مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور ارزاں بھیجا جائیگا؛ المشتہر:-

میاں محمد و غلام حیدر احمدی بازار کریم پورہ شہر پشاور

زرعی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کی مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشینیں ہلو کے آہنی رہٹ (رہٹ) انگریزی ہل - بیلنہ جات - فلور ملز - خراس - بیل چکیاں - سیویاں اور بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے؛ ایم عبدالرشید اینڈ سنز

جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں - نہ کہ الفضل - (ایڈیٹر)

اشتہارات

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰)

باجلاس شیخ عبدالحق صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

سب جج درجہ دوم نارووال

پرمانند ولد کنہیا شاہ قوم جج سکنہ سنکھترہ تحصیل نارووال رحیم بخش وغیرہ مدعی ۔

اشتہار بنام محمد دین ولد جلال الدین قوم جٹ سکنہ بھٹی کا ہلواں تحصیل نارووال ۔

دعوےٰ ۔۔۔۔ ۱۱۱ روپیہ تمسک ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں عدالت کو یقین ہو گیا ہے ۔ کہ مدعا علیہ مذکور محمد دین ولد جلال الدین دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے ۔ اور اپنے اوپر تعمیل سمن ہونے نہیں دیتا ۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مقدمہ مذکور کو مشتہر کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور $\frac{۲۵}{۸}$ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کی نہ کرے گا ۔ تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی ۔ $\frac{۲۵}{۷}$

دستخط حاکم مہر عدالت

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب

سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن

(مقدمہ دیوانی ۲۷ بابت ۱۹۲۷ء)

ایشر سنگھ بالغ کیسر سنگھ نابالغ بسر براہی ایشر سنگھ برادر حقیقی خود پسران جوند سنگھ ذات جٹ سکنہ پکھوپورہ مدعی ۔

بنام

وساوا سنگھ ولد ملوک سنگھ ذات جٹ ساکن پکھوپورہ مدعا علیہ

دعوےٰ ۔/۴۵۲ روپے بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی وساوا سنگھ مذکور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے ۔ اور روپوش ہے ۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام وساوا سنگھ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر وساوا سنگھ مذکور بتاریخ ۱۷ ر اگست ۱۹۲۷ء بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کرے گا ۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ۔ آج بتاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

دستخط حاکم مہر عدالت

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب

سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن

(مقدمہ دیوانی ۵۲۷ بابت ۱۹۲۷ء)

بوٹا سنگھ ولد جھنڈا سنگھ قوم گھمار ساکن کیروں تحصیل ترنتارن مدعی ۔

بنام

گنڈا سنگھ ولد جوند سنگھ مہرہ ساکن مذکور مدعا علیہ

دعوےٰ ۔/۱۶۰

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گنڈا سنگھ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے ۔ اور روپوش ہے ۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام گنڈا سنگھ مدعا علیہ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر گنڈا سنگھ مدعا علیہ مذکور بتاریخ $\frac{۱۶}{۸}$ کو بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا ۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی آج بتاریخ $\frac{۲۳}{۷}$ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

دستخط حاکم مہر عدالت

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی ۔ اے

سب جج بہادر درجہ چہارم شاہ پور ۔

(دعویٰ دیوانی ۵ بابت ۱۹۲۷ء)

دوکان موسومہ امیر چند رام دیا مل سکنہ شہر شاہ پور ۔

بنام

دوست محمد ولد گلیشر آوان سکنہ سندرال

دعویٰ ۔/۴۰۰

بنام دوست محمد ولد گلیشر آوان سکنہ سندرال ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی دوست محمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے ۔ اور روپوش ہے ۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام دوست محمد مذکور جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ $\frac{۲۶}{۸}$ کو مقام شاہ پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا ۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۔ آج بتاریخ $\frac{۲۶}{۷}$ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

وصیتیں

۲۵۷۹ میں ڈاکٹر محمد الدین ولد ہیرا خان قوم ارائیں ساکن ظفروال ضلع سیالکوٹ کا ہوں ۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ۔ ماہوار آمد ۔/۲۰۶ روپیہ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو ۔ اسکے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ یکم اپریل ۱۹۲۳ء ۔ العبد محمد الدین احمدی اسسٹنٹ سرجن بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ عبد القادر احمدی کمپونڈر ۔ بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ میر عمر حیات وثیقہ نویس بقلم خود ۔

۲۶۱۱ ۔ میں عبد الواحد ولد منشی نتھو شاہ صاحب قوم شیخ عمر ۳۰ سال ساکن قصبہ آدم پور ضلع جالندھر کا ہوں ۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۵}{۷}$ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۔/۵۱ روپیہ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ اور میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ الراقم خاکسار عبد الواحد احمدی کلرک پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی سب ڈویژنل ڈویژن سرگودہا ۔ گواہ شد ۔ محمد سعید احمدی کلرک ڈاکخانہ سرگودہا ۔ گواہ شد ۔ جمال الدین مستری سرگودہا ۔ $\frac{۱۹}{۷}$

۲۵۸۴ ۔ میں ڈاکٹر قاضی محمد منیر ولد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب راجپوت ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان رہائشی متصل ہاتھی دروازہ امرتسر قیمتی مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ اور ایک کنال زمین سفید واقعہ قادیاں محلہ دار الفضل قیمتی ۔/۳۰۰ روپیہ ہے ۔ میرا گذارہ آمد پر ہے جو کہ اسوقت اوسطاً ماہوار ۔/۱۰۰ روپیہ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بطور وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ اور بوقت وفات میری متروکہ جائداد کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط ۔ ڈاکٹر محمد منیر ایم ۔ بی ۔ ایل پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر ڈھاب کھٹیکاں امرتسر ۔ $\frac{۱}{۷}$ ۔ گواہ شد ۔ چوہدری الٰہی بخش مستری دوبرجی مند پیل امرتسر ۔ گواہ شد ۔ خاکسار فرزند علی عفی اللہ عنہ ۔

۲۵۱۳ ۔ میں الٰہی بی بی زوجہ مولوی سراج دین صاحب مرحوم مغفور سکنہ ناہریانوالہ ضلع گوجرانوالہ کی ہوں ۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ ۳ راس گائے قیمتی ۔/۱۶۰ روپیہ ۵ راس بکری قیمتی ۔/۴۰ ۔ میرے مرنے کے بعد $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو تو اسکے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی ۔ نشان انگوٹھا الٰہی بی بی ۔ گواہ شد ۔ محمد شریف کلرک قلعہ میگزین راولپنڈی ۔ گواہ شد ۔ نواب دین کلرک قلعہ میگزین راولپنڈی ۔

ہندوستان کی خبریں

—— آریہ سماج کراچی نے ایک عام جلسہ کر کے یہ تجویز پاس کی ہے۔ سر ودیشک سبھا دہلی سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ترکی کو ایک آریہ مشن بھیجا جائے۔ تاکہ ان ترکوں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے۔ جو مرداد دیرالوں کے نام سے موسوم ہیں۔ کراچی آریہ سماج اس کام میں خوشی سے مدد دیگی ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر الورالاعظم مجلس آئین ساز ہند میں دریافت کرینگے۔ کہ ڈاکٹر مسجی کے خلاف کتنی بار دفعہ ۴۴ نافذ کی گئی۔ اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔ اور کیا ڈاکٹر صاحب کو اجازت حاصل ہے۔ کہ جو چاہیں۔ کہتے پھریں۔

—— احمد آباد ۲۸ رجولائی۔ گذشتہ چھ روز سے طوفان باد و باراں کے لگاتار سیلاب نے احمد آباد کو مصائب کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ جس سے ہر قسم کے ۱۰۵۵ مکانات گر گئے۔ اس وقت تک بارش کا اندازہ ۵۰ انچ ہے۔ تمام کارخانے پانی میں تیر رہے ہیں۔ چنانچہ نیشنل یونیورسٹی کی عظیم الشان عمارت جو شہر اور سینٹ آگرہ اشرم کے وسط میں واقع ہے۔ چاروں طرف سے پانی کی یورش میں گھر گئی ہے۔ طلبا اور پروفیسر مکانات چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ ۱۸۵۵ مکانات کے گرنے سے سات لاکھ سے زیادہ نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے ؛

—— بمبئی ۲۸ رجولائی۔ آج بعد دوپہر پولیس نے جریدہ انڈین نیشنل ہیرلڈ کے دفتر پر چھاپا مارا۔ اور تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ماتحت جریدہ مذکور کی اشاعت مورخہ ۲ فروری کو ضبط کر لیا۔ جس میں چین کے متعلق ایک مضمون اشاعت پذیر ہوا تھا ؛

—— احمد آباد ۲۹ جولائی۔ قصبہ ڈھولکہ سے جو احمد آباد سے تقریباً ۱۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں گذشتہ پانچ روز سے مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ اور مکانات منہدم ہو رہے ہیں۔ نقصان کا مجموعی اندازہ تین لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔ دیہات کی حالت اور بھی خراب ہے۔ دیہات کے چاروں طرف پانی موجود ہے۔ اور پانی کو نکلنے کا راستہ نہیں ہے۔ دیگر مقامات سے بھی تشویش انگیز اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں ؛

—— پٹنہ ۲۶ رجولائی ناظم شعبہ حفظان صحت کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ہفتہ مختتمہ ۱۶ رجولائی کے دوران میں صوبہ میں ہیضہ سے جو اموات واقع ہوئیں۔ انکی مجموعی تعداد ۵۴۲ تھی۔ اور اس سے پہلے ہفتہ میں ہیضہ سے کل ۱۱۷۴ اموات وقوع پذیر ہوئی تھیں۔

—— ملتان ۲۹ رجولائی۔ کپ قصنان کے مقدمہ قتل میں دو دو ملزموں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اور چھ ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۰۲ کے ماتحت سشن سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ۱۳ حاضر عدالت ملزموں میں سے کل سات ملزم رہا کئے گئے ہیں ؛

—— لاہور ۲۸ رجولائی۔ لالہ شام لال ایڈیٹر گورو گھنٹال کے برخلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند وارنٹ جاری ہوئے۔ لیکن وہ ابھی تک نہیں ملے۔ اب مسٹر فیلیوس کی عدالت سے حکم صادر ہوا ہے۔ کہ لالہ شام لال کے خلاف زیر دفعہ ۵۱۲ کارروائی کی جائے۔ اور ان کے وارنٹ بلاضمانت جاری کئے جائیں ؛

—— ۲۶ رجولائی۔ سردار گھبیر سنگھ مہاراجہ پونڈی کا انتقال ہو گیا ؛

—— بمبئی ۲۷ رجولائی انڈین نیشنل ہیرلڈ کو ایک بحری تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی ہفتہ میں شاہی کمیشن کے ارکان کے تقرر کا اعلان ہونے والا ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پارلیمنٹری لیبر پارٹی نے تین میں سے حسب ذیل ممبرو کو نامزد کیا ہے۔ کرنل ویجوڈ۔ مسٹر ہیری شیلی۔ اور مسٹر بن سپورٹ

—— موضع کنبھتاں تحصیل ریاسی میں ایک چار سالہ کمسن لڑکی کی شادی ایک پچاس سال سے زیادہ عمر کے آدمی سے ہوئی ہے۔ لڑکی جب سسرال میں گئی۔ تو اسے ایک آدمی نے بغل میں اٹھایا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا ؛

—— بمبئی ۲۷ رجولائی۔ خرابی موسم کے باوجود گذشتہ شب تقریباً ایک گھنٹہ تک بمبئی کا گانا بے تار برقی سے دہلی میں سنا گیا ؛

—— شملہ ۳۰ رجولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مالیر کوٹلہ دربار نے خان بہادر میر فضل خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پنجاب پولیس کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ اور آپ کو سپیشل پولیس افسر اس غرض کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ آپ تازہ واقعات کو ٹالہ کی تحقیقات کریں۔ اس مقدمہ کی سماعت میرزا اعجاز حسین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جو ایک ایڈوکیٹ ہیں۔ اور ریاست کے سابق چیف جج ہیں۔ کریں گے۔ آپ اس مقدمہ کیلئے سپیشل جج مقرر ہوئے ہیں ؛

—— ملتان ۳۱ رجولائی۔ سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب کل یہاں تشریف لائے۔ ریلوے سٹیشن پر آپ کا شیخ اصغر علی کمشنر ملتان ڈویژن۔ مسٹر طامس ڈپٹی کمشنر۔ سشن جج۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر کئی معززین نے جن میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی تھی۔ استقبال کیا۔ آپ سر جعفرے ڈی مونٹ مورنسی اور دیگر اصحاب کے ساتھ شہر میں حرم دروازہ کے راستہ سے داخل ہوئے۔ چوک بازار سے ہوتے ہوئے کپ بازار اور چھجہ ہنوں میں گئے۔ یہاں سے آپ بہاول پور ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ مسلمان اور ہندوؤں کے وفد آپ کو ملنے گئے ؛

—— پنجاب گزٹ میں گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ کا ایک اقتباس شائع ہوا ہے۔ جس میں درج ہے۔ کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے پنجاب کے لئے قانون اسلحہ میں ترمیم کی ہے۔ کہ ڈیرہ غازیخان میانوالی، مظفرگڑھ، جھنگ، گڑگاؤں، حصار، انبالہ، شملہ اور کانگڑہ اس ترمیم سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں۔ اس اعلان کی رو سے مندرجہ ذیل جماعتیں تلوار رکھ سکیں گی۔ (۱) جاگیردار جن کی جاگیریں پچاس روپیہ سالانہ تک ہوں۔ (۲) وہ اشخاص جو ۵۰ روپے سالانہ لگان اراضی ادا کرتے ہوں۔ (۳) خطاب یافتگان (۴) پنشن یافتہ فوجی افسران جن کا عہدہ جمعدار سے اوپر ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جن جماعتوں کا عبارت صدر میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ اب بلا لائسنس تلوار رکھ سکتی ہیں ؛

—— ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار خصوصی کاٹھیاواڑ سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ ضلع سورت کی ایک نابینا لڑکی کی شادی پیپل کے ایک درخت سے کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید دریافت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لڑکی کے باپ نے کہدیا تھا۔ کہ چونکہ اس کے لئے شوہر کا ملنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس لئے کسی غیر جاندار چیز سے شادی کر لینی چاہیئے ؛

ممالک غیر کی خبریں

—— امریکہ میں اب ایسے مکانات کی تعمیر کا رواج ہو رہا ہے۔ جو ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کئے جا سکتے ہیں ؛

—— لنڈن ۲۸ رجولائی۔ مقام لانگ اشٹین سومرسٹ کے آل سینٹ چرچ میں جنرل ڈائر کے جنازہ کی پہلی نماز پڑھی گئی۔ اس تقریب میں فوجی اعزاز کا خیال رکھا گیا تھا۔ اور شان میں ایک سادگی برتی گئی تھی ؛

—— سنگھائی ۱۸ رجولائی۔ چینگچیا کے علاقہ میں دریائے کیولنگ کی طغیانی کی وجہ سے دس ہزار آدمی ڈوب گئے ہیں اور ہزاروں بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ایک اخبار کا بیان ہے۔ کہ اس طغیانی کا اثر دس اضلاع پر ہوا ہے۔ نقصان کا اندازہ ۵۰ ہزار ڈالر لگایا جاتا ہے ؛

—— "الاہرام" قاہرہ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری قیدخانوں کی اصلاح کے لئے یورپ سے مشینیں خریدی گئی ہیں۔ جو عنقریب قاہرہ پہنچ جائیں گی۔ اور جن کے موصول ہونے پر کاتنے اور بننے کا کام قیدخانوں میں جاری کر دیا جائیگا ؛

—— لنڈن میں اس ضابطہ آئین کی تصدیق ہو چکی ہے۔ جو شرق اردن میں رواج پذیر ہوگا۔ اس ضابطہ میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ شرق اردن کی امارت کے لئے ایک قانونی مجلس مرتب کی جائے گی۔ جو ملک کے داخلی امور کے متعلق صاحب اختیار ہوگی۔ مزید براں ایک وزارت مرتب کی جائے گی جس میں پانچ ارکان ہونگے ؛

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)